26771 - اسلامی ممالك میں موجود بنکوں کی ملازت کرنا

سوال

کیا اسلامی ممالك میں موجود سودی لین دین کرنے والے بنکوں میں کام کرنا جائز ہے؟ میرا خاوند سودی لین دین کرنے والے ایك بنك میں ملازم ہے، وہ ادارہ کی ٹکینکل معلومات کے متعلق کمپیوٹر پروگرامر کی حیثیت سے کام کرتا ہے، اور اس کا بنیادی کام سارے کمپیوٹر نظام کو صحیح شکل میں رکھنا اور نئے پروگرام چلانے کے ساتھ بنك ملازمین کا تعاون ہے.
میں جانتی ہوں کہ فوائد (سود) حرام ہیں, اور یہ بہت بڑی معصیت و گناہ ہے، لیکن میں نے بنك میں ملازمت کے متعلق بہت ساری آراء سنی ہیں، جن میں سے یہ بھی ہے کہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ:
(اگر آپ کا کام سیدھا اور ڈائریکٹ فوائد کے ساتھ وابستہ نہ ہو، اور بنك کے لیے (فوائد کے علاوہ) اور بھی آمدن کے ذرائع اور مصادر ہوں تو پھر بنك میں ملازمت کرنی جائز ہے).
ہماری آمدن کا واحد ذریعہ یہی ہے جس پر اب تك ہماری گزر بسر ہو رہی ہے، میری گزارش ہے کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ اس ملازمت کے ذریعہ ہماری آمدن حرام ہے کہ حلال ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو حق کی معرفت اور پہچان کی حرص رکھنےاس کی کوشش پر جزائے خیر عطا فرمائے, اور آپ کے خاوند کو مباح اور جائز کام جس میں کوئی گناہ نہ ہو کی توفیق عطا فرمائے.

آپ یہ جان لیں کہ سودی بنکوں میں مطلق طور پر ملازمت جائز نہیں، کیونکہ اس میں سود خوری یا پھر سود لکھنا، یا اس پر گواہ بننا، یا سودی لین دین کرنے والے کے ساتھ تعاون ہے.

کبار اہل علم نے سودی بنکوں میں ملازمت کی حرمت کا فتوی جاری کر رکھا ہے، اگرچہ کام یا ملازمت کا تعلق سود سے وابستہ اور ملا ہوا نہ بھی ہو، مثلا پہریداری، یا صفائی اور خدمت وغیرہ.

ذیل میں ہم چند ایك فتوی جات ذکر کرتے ہیں، اور یہ تنبیہ بھی کرتے ہیں کہ آپ کے خاوند کے کام اور ملازمت کا سود کے ساتھ گہرا اور قوی تعلق ہے اور اسے لکھنا اور اس کی توثیق بھی ہے، کیونکہ آپ کےقول کے مطابق:

اس كا بنیادی اور اساسی كام كمپیوٹر كے سارے نظام كی صحیح شكل میں ضمانت دینا كہ وہ صحیح كام كر رہے ہیں، اور نئے پروگرام چلانا اور بنك كے ملازمین كا تعاون كرنا ہے.

مستقل فتوی كیمٹی كے فتاوی جات میں ہے كہ:

(كسی بھی مسلمان شخص كے لیے سودی لین دین كرنے والے بنك میں كام اورملازمت كرنا جائز نہیں، اگرچہ اس كے ذمہ لگایا گیا كام سودی نہ بھی ہو؛ اس لیے كہ اس سے وہاں سودی لین دین كرنے والے ملازمین كی ضروریات پوری ہوتی ہیں اور وہ اپنے سودی كاروبار میں اس سے مدد اور تعاون لیتے ہیں.

حالانكہ اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور تم گناہ اور ظلم و زیادتی كے كاموں میں ایك دوسرے كا تعاون نہ كرو المائدۃ (2).

دیكھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (15 / 41).

مستقل فتاوی اور علمی ریسرچ كمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال كیا گیا:

حالی اور موجودہ بنكوں میں كام كرنے كا كیا حكم ہے؟

كمیٹی كا جواب تھا:

موجودہ اور حالی قرضوں اور مالی اداروں اور بنكوں كے اكثر معاملات سود پر مشتمل ہیں، اور یہ كتاب و سنت اور امت كے اجماع سے حرام ہیں، اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ حكم لگایا ہے كہ:

جو كوئی بھی سود خور اور سود كھلانے والے كی لكھنے یا گواہی دینے یا اس طرح كا كوئی اور كام كر كے تعاون كرے وہ سود خور اور سود كھلانے والے دونوں پر لعنت اور اللہ تعالی كی رحمت سے دوری میں برابر كا شریك ہے.

لہذا صحیح مسلم وغیرہ میں جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے كہ:

" رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود كھانے اور كھلانے والے، اور اسے لكھنے اور اس كی گواہی دینے والے پر لعنت فرمائی، اور فرمایا: كہ یہ سب برابر ہیں"

اور جو لوگ مالی ادارے بنكوں میں ملازمت اور كام كرتے ہیں وہ بنك والوں كے لین دین لكھنے یا گواہی دینے یا كاغذات منتقل كرنے یا رقم لینے اور دوسروں كو دینے میں ان كے معاون و مددگار ہیں، جس میں سودی لین دین كرنے اور سود خوروں كے ساتھ معاونت ہے.

اور اس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ: موجودہ مالی اداروں میں ملازمت اور کام کرنا حرام ہے، لہذا مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اس سے اجتناب کرے، اور کمائی اور آمدن کےایسے طریقہ تلاش کرے جو اللہ تعالی نےاس کے لیے حلال اور مباح کیے ہیں، اور یہ طریقہ بہت زیادہ ہیں، اسے چاہیے کہ وہ اپنے پروردگار اور رب سے ڈرے اس کا تقوی اختیار کرے اور اپنے آپ کو اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت کا مستحق نہ ٹھرائے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیہ والافتاء (15 / 38).

اور مستقل فتوی کمیٹی (اللجنۃ الدائمۃ) سے مندرجہ ذیل سوالات کیے گئے:

(ا ـ کیا بنك میں اور خاص کر اسلامی ممالك کے اندر بنکوں میں ملازمت حلال ہے یا حرام؟

ب ـ کیا بنکوں میں کچھ اقسام حلال بھی ہیں، جیسا کہ اب تردد ہو رہا ہے، اور جب صحیح ہو تو کس طرح ؟)

کمیٹی کا جواب تھا:

اول:

سودی لین دین کرنے والے بنکوں میں ملازمت اور کام کرنا حرام ہے، چاہے وہ اسلامی ممالك میں ہوں یا کسی کافر ملك میں، کیونکہ اس میں گناہ اور برائی اور ظلم و زیادتی میں بنك کے ساتھ تعاون ہے جس سے اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں منع فرمایا ہے:

اور تم نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کیا کرو، اور برائی اور گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون نہ کرو المائدۃ (2)

دوم:

جو کچھ ہمیں شریعت مطہرہ سے پتہ چلا ہے اس کے مطابق سودی بنك کی کوئی بھی قسم مستثنی نہیں، کیونکہ برائی اور گناہ اور ظلم زیادتی میں سب بنك ملازمین کا ایك دوسرے کے ساتھ تعاون پایا جاتا ہے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (15 / 55).

اور کمیٹی سے یہ بھی سوال کیا گیا کہ:

ایك الیکٹرانك آلات کی کمپنی جو سودی بنکوں کے ساتھ لین دین کرتی ہے میں انجینئر کی حثیت سے ملازمت کرنے کا حکم کیا ہے, یہ کمپنی آلات (کمپیوٹر، فوٹو سٹیٹ مشین، اور ٹیلی فون وغیرہ) بنك کو فروخت کرتی ہے، اور ہمارا کام

چند ايام كے بعد بنك جا كر ان آلات كى مرمت كرنا اور ان آلات كى تنصيب وغيرہ ہے، تو كيا يہ كام اس اساس كى بنا پر حرام ہے كہ بنك ان آلات كے ذريعہ اپنے معاملات كو منظم اورمرتب كرتا اور حساب وكتاب كرتا ہے، تو اس طرح ہم معصيت اور نافرمانى ميں اس كى معاونت كرتے ہيں؟)

كميٹى كا جواب تھا:

(جس طرح آپ نے ذكر كيا ہے اس كےمطابق آپ كا يہ كام كرنا جائز نہيں، كيونكہ ايسا كرنے ميں گناہ اور برائى اور ظلم و زيادتى ميں معاونت ہے)

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميہ والافتاء (15 / 18).

اور مستقل فتوى كميٹى كے فتاوى جات ميں يہ بھى ہے كہ:

(جو بنك سودى لين دين كرتے ہيں مسلمان شخص كے ليے اس ميں كام كرنا جائز نہيں، كيونكہ اس ميں سودى لين دين اور معاملات ميں معاونت ہوتى ہے، يہ معاونت چاہے كسى بھى طريقہ سے ہو لكھ كر يا پھر گواہى اور پہرہ كے ذريعہ يا اس كے علاوہ كوئى اور تعاون كى صورت ميں اس ليے كہ اس ميں بنك كے ساتھ تعاون كرنا گناہ اور برائى اور ظلم و زيادتى ميں تعاون ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالى نے ايسا كرنے سے منع فرمايا ہے:

اور نيكى اور بھلائى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كيا كرو، اور گناہ و برائى اور ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كا تعاون نہ كرو المائدۃ (2)

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميہ والافتاء (15 / 48).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى سے سوال كيا گيا كہ:

كيا سودى ادارے اور ايجنسى ميں ڈرائيور يا چوكيدارى كى ملازمت كرنا جائز ہے؟

تو شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

سودى اداروں اورايجنسيوں ميں ملازمت اور كام كرنا جائز نہيں انسان چاہے ڈرائيور يا چوكيدار ہى كيوں نہ ہو، يہ اس ليے كہ اس كا سودى اداروں ميں ملازمت كرنے سے اس كى رضامندى لازم آتى ہے، كيونكہ جو كسى چيز كو ناپسند كرتا ہو وہ اس ناپسند كردہ چيز كى مصلحت كے ليے كام نہيں كرتا، لھذا جب وہ اس كى مصلحت كے ليے كام كرے گا تو پھر وہ اس سے راضى ہے، اور كسى حرام چيز پر رضامند ہونے والا شخص اس كا گناہ پاتا ہے، ليكن جو شخص بلا واسطہ خود ہى لكھے اور اسے احاطہ قيد ميں لائے اور روانہ اور وصول كرے يا اس طرح كے اور كام

کرے تو بلاشك یہ حرام کو ڈائریکٹ اور سیدھا ہے.

اور حدیث سے ثابت ہے کہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور کھلانے اور اس کے دونوں گواہوں اور اس کے لکھنے والے پر لعنت فرمائی اور فرمایا: وہ سب برابر ہیں. انتھی

دیکھیں: کتاب فتاوی اسلامیۃ (2 / 401) .

اس کے علاوہ کئی ایك مشہور اور معلوم فتاوی جات ہیں جو سودی بنکوں میں ملازمت اور کام کرنے کی حرمت بیان کرتے ہیں، چاہے کام کسی بھی نوعیت کا ہو.

لہذا اس بنا پر آپ کے خاوند پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ جو کچھ ہو چکا اس پر اللہ تعالی سے معافی مانگے اور توبہ و استغفار کرتے ہوئے اس کام کو چھوڑ دے، اور اسے اللہ تعالی پر توکل کرنا اور یقین کرنا چاہیے کہ روزی رساں صرف اللہ تعالی ہی ہے، اور بلاشبہ رزق اس کی جانب سے ہی ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرے کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ نکال دیتا ہے، اور اسے رزق بھی ایسی جگہ سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالی پر توکل اوربھروسہ کرے اللہ تعالی اسے کافی ہو جاتا ہے، بلا شبہ اللہ تعالی اپنے معاملے کو پورا کرنے والا ہے، اللہ تعالی نے ہر چیز کے لیے ایك اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2 - 3) .

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے بے پرواہ کردے.

واللہ اعلم .